انسانی حقوق کے علمبردار کہاں ہیں.......؟

محمد عطاء اللہ صدیقی

جنگِ افغانستان میں امریکہ کا اصل وحشی چہرہ بے نقاب کیا ہے۔ وہ امریکی جو پوری دنیا کو انسانی حقوق اور تکریم آدم کو درس دیتے نہیں تھکتے تھے، آج نہتے مظلوم افغان مسلمانوں پر جدید مہلک اسلحہ کی بارش کر کے نہیں تھک رہے۔ بے بس، بے گناہ، اپنا دفاع نہ کر سکنے والے کمزور انسانوں پر بارہ بارہ گھنٹے مسلسل بمبار طیاروں سے وحشیانہ بمباری کر رہے ہیں، ایک فرد کی آزادیوں کی مبالغہ آمیز تبلیغ کرنے والے آج شہری آبادیوں کو آگ کے گولوں سے تاراج کر رہے ہیں بستے شہروں کو اجاڑ رہے ہیں، مگر ان کے ضمیر میں ذرہ برابر خلش نہیں ہوتی۔ عراق میں کیمیکل ہتھیاروں کو تباہ کرنے والے آج افغانستان میں خود کیمیکل ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نعرہ لگا کر منافق بھیڑیئے ریاستی دہشت گردی کی بدترین تاریخ مرتب کر رہے ہیں، عظمتِ آدم کے ترانے گانے والے آدم کشی کی ہولناک سرگرمیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ انسانی حقوق کو بے دردی سے پامال کر رہے ہیں۔ بے بس انسانوں کے خلاف طاقت کے استعمال کو دہشت گردی قرار دینے والے طاقت کا اس قدر بے رحمانہ استعمال کر رہے ہیں کہ انسانیت کانپ اٹھی ہے، انسان دوستی کو آفاقی مذہب کا درجہ دینے والے انسان کشی کا گھناؤنا کھیل کھیلنے میں بدمست ہیں۔ دیو استبداد نے جمہوری قبا اتار کر وحشت و بربریت کا رقص شروع کر دیا ہے۔ جو لوگ کہا کرتے تھے کہ امریکی اس کرہ ارض پر بدترین قوم ہیں، ان کے قول کی صداقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی ہے۔ منافقت اور سازش جس طرح پوری قوم کی گھٹی میں بڑی ہوئی ہے ۔ البتہ ہم ان کی انسان کشی کی وارداتوں کی مذمت کر کے انسانی اقدار کے زندہ ہونے کا ثبوت تو دے سکتے ہیں مگر ہمیں گلہ ہے پاکستان کے ان دانشوروں سے جو مہر بلب ہیں اور اس بے انتہا ظلم کے خلاف آواز بلند نہیں کر رہے۔

پاکستان کے وہ ترقی پسند شاعر و ادیب جو شکاگو کے چند مزدوروں کے بہائے جانے والے خون کو موضوع بنا کر رنج و الم کے نوحے رقم کرتے رہے ہیں، آج ہزاروں بے گناہ افغانیوں کے خونچکاں المیے پر خاموش کیوں ہیں؟ شکاگو کے مزدوروں کے لہو سے تو ان کو پوری دھرتی لہولہو نظر آتی ہے، مگر آج کابل قندھار میں بہتی خون کی ندیاں ان کے تخیل کو تحریک کیوں نہیں دیتیں؟ ظلم اور مظلوم کے درمیان طبقاتی کشمکش کی داستانِ الم رقم کرنے والے اشتراکی دانشور آج امریکی مظالم کے خلاف صدائے احتجاج کیوں بلند نہیں کرتے؟ خون تو بہر حال خون ہے وہ شکاگو کے مزدوروں کا ہو یا افغانستان کے مردِ کہستانی کا، اس میں یہ امتیاز کیوں روا رکھا جائے۔ رنگ و نسل، مذہب و عقیدہ کی شناخت سے بلند ہو کر انسانیت کی بات

کرنے والے دانشور آج انسانیت کشی پر کس مصلحت کے تحت زبان نہیں کھول رہے؟ کیا افغان انسان نہیں؟ طالبان بنیاد پرست سہی مگر کیا وہ انسانی شرف سے بھی محروم ہو گئے ہیں؟ کیا تکریم آدم کا فلسفہ ان پر لاگو نہیں ہوتا؟ تو پھر اے روشن خیال دانشورو! تمہارے دماغوں میں اب روشنی کیوں نہیں رہی؟ تمہاری ترقی پسندی انسانی دوستی کے دعوے اگر سچے ہیں تو اٹھو آدم کشی کے اس المناک کھیل پر نوحے رقم کرو، انسانی قدروں کی پامالی کے غم میں ادب بارے تخلیق کرو، انسانیت کے زخموں پر اپنے لفظوں کے مرہم رکھو، تو اس کے تقدس کے چراغ جلاؤ، اے امریکی استعمار کی مخالفت کو ترقی پسندی کی بنیادی علامت قرار دینے والو! افغان عوام کے قتل عام پر صدائے احتجاج بلند کرو تا کہ تمہاری ترقی پسندی کا بھرم قائم رہے۔ سوویت یونین نے جب افغانستان پر چڑھائی کی تھی تو تم کہا کرتے تھے کہ وہ افغان حکومت کی دعوت پر افغانستان میں امن قائم کرنے آئے ہیں۔ اشتراکی ریچھ کی چیر پھاڑ کو ظلم قرار دینا تمہارے لئے مشکل تھا مگر امریکہ کی سفارکانہ جارحیت کے خلاف بھرپور آواز بلند نہ کرنے میں آخر کون سی مصلحت درپیش ہے؟ اگر تمہارا ضمیر زندہ ہے تو اس کی زندگی کا ثبوت فراہم کرو، اگر انسان دوستی تمہارا مذہب ہے تو یہ آج تم سے قلمی خراج مانگتا ہے، اگر ظلم کی مخالفت تمہارا ایمان ہے، تو یہ ایمان اظہار چاہتا ہے، اگر تمہارے لب یونہی بند رہے تو کہنا پڑے گا کہ تمہارے یہ سب دعوے محض ڈھونگ، فراڈ اور بے بنیاد ہیں۔ پھر تمہیں ماننا ہوگا کہ منافقت ہی تمہارا دین ہے۔

پاکستان میں انسانی حقوق کے علمبردار کہاں غائب ہو گئے ہیں؟ پاکستان میں انسانی حقوق کی پامالی کے متعلق ضخیم رپورٹیں مرتب کرنے والے افغانستان میں انسانی حقوق کی بدترین پامالی پر منہ میں گھنگھیاں کیوں ڈالے ہوئے ہیں؟ ۱۹۹۸ء میں پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کیا تھا، تو انسانی حقوق کے علمبرداروں نے اس کے خلاف جلوس نکالے تھے، ان کا خیال تھا کہ اس دھماکے سے امن عالم خطرے میں پڑ گیا ہے۔ وطنی حمیت سے عاری امن کے جعلی منادوں نے پاکستانی قوم کے ہیرو ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی قبر بنا کر اس کی بے حرمتی جیسی توہین آمیز حرکت بھی کی تھی۔ مگر آج امریکہ اور اس کے بدبخت حواری افغان عوام پر کلسٹر بم، نیپام بم، ڈیزی کٹر بم، کروز میزائل اور ٹام ہاک میزائل کی بارش برسا رہے ہیں، مگر انسانی حقوق کے یہ خود ساختہ علمبردار سکوت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ کیا ان کا سکوت اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ وہ امریکہ کے تنخواہ دار ایجنٹ ہیں، وہ صہیونی لابی کے آلہ کار ہیں جن کا واحد مقصد پاکستان میں فساد برپا کرنا ہے۔ پاکستان میں قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی پامالی کی جھوٹی رپورٹیں بھجوانے والی انسانی حقوق کی تنظیمیں افغانستان میں امریکی بمباری سے شہید ہونے والی مسلمانوں کی مساجد پر احتجاج کیوں نہیں کر رہیں؟

آزادئ ضمیر اور آزادئ اظہار کو بنیادی انسانی حقوق قرار دینے والی این جی اوز آج ہزاروں انسانوں کی المناک ہلاکتوں کے متعلق خاموش کیوں ہیں؟ یورپ اور امریکہ میں بھی بعض تنظیمیں افغانیوں پر ڈھائے جانے والے ظلم

وستم کے خلاف جلوس نکال رہی ہیں، مگر پاکستان میں این جی اوز نے سکوت اختیار کرنے کی پراسرار پالیسی اپنا رکھی ہے۔

آج سے تقریباً ایک سال پہلے پاکستان کی ۳۵۰۰ این جی اوز نے پاکستان کے بنیاد پرستوں کے خلاف اتحاد کے مظاہرے کے لئے اسلام آباد میں اکٹھ کیا تھا۔ آج افغانستان کے بے گناہ عوام کے انسانی حقوق کو تاخت کیا جا رہا ہے، مگر این جی اوز کی طرف سے تادم تحریر احتجاجی مظاہرے نہیں کئے گئے۔

مغربی ذرائع ابلاغ کی طرف سے لوگوں کے خلاف مبینہ اقدامات کے خلاف بھرپور واویلا مچاتے رہے ہیں۔ طالبان کے خلاف عورت دشمنی کے حوالے سے سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ وہ ان سے زبردستی حجاب کرواتے ہیں اور ایسی ملازمتوں کی اجازت نہیں دیتے جہاں مردوزن کے اختلاط پر مبنی ماحول ہو۔ طالبان کے اقدامات سے متاثر ہونے والی مغرب زدہ افغانی عورتوں کی تعداد چند سو سے زیادہ نہیں ہے اور یہ عام طور پر کابل جیسے بڑے شہروں میں رہتی تھیں۔ مگر افغانستان میں امریکہ گردی کے نتیجہ میں ہزروں بے گناہ عورتیں ہلاک ہو چکی ہیں، لاکھوں بے گھر ہو چکی ہیں، لاکھوں بے گھر ہو کر اپنے بچوں کے ساتھ ہجرت پر مجبور ہو گئی ہیں، پاک افغان سرحد پر پہنچے ہوئے لاکھوں مہاجرین میں زیادہ تر تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے۔ مگر عورتوں کے حقوق کی دہائی دینے والی این جی اوز کی بیگمات کی رگِ نسوانیت پھڑکی ہے، نہ ان کا جذبہ انسانیت بیدار ہوا ہے۔

پاکستان میں ہندوستانی عورتوں کے ساتھ ککلی ڈالنے والے مغربی لابی کی ایجنٹ بیگمات افغان عورتوں کے خلاف اس قدر ظالمانہ کارروائیوں پر احتجاج کیوں نہیں کرتیں؟ کیا طالبان کے اقدامات امریکی جارحیت سے زیادہ ظالمانہ ہیں؟ غیرت کے نام پر قتل ہونے والی چند عورتوں کے حقوق کے لئے جلسے جلوس برپا کرنے والی انسانی حقوق کی نام نہاد علمبردار عورتیں افغان عورتوں کے انسانی حقوق کی بہیمانہ پامالی پر چشم پوشی کا مظاہرہ کیوں کر رہی ہیں؟ اخبارات میں اجڑی ہوئی افغانی عورتوں کی رلا دینے والی تصویریں انسانی حقوق کے جعلی منادوں کے سینے میں دردوغم کی اتنی بھی لہر پیدا نہیں کر سکیں جتنی کہ انسان کے پاؤں میں کانٹا چبھنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اسقاطِ حمل کو عورتوں کا حق قرار دینے والی ''روشن خیال'' مترجلات افغانستان میں ہزروں معصوم، بے بس اور بے گناہ خواتین کے لرزہ خیز قتل عام پر اس لئے چپ ہیں کہ افغان عورتیں مسلمان ہیں اور طالبان کو پسند کرتی ہیں۔ اگر پہلے کسی کو شک تھا تو اب یہ بات واضح ہو جانی چاہیے کہ این جی اوز کی تحریک اپنے مقاصد اور عمل کے اعتبار سے تحریکِ نسواں کی بجائے تحریکِ نازن ہے۔ وہ صرف ایسی عورتوں کے حقوق کی بات کرتی ہیں جو مردوں کے مساوی حقوق میں دلچسپی رکھتی ہیں، جنہیں عورت بن کر رہنے کی بجائے مرد بننے کا زیادہ شوق ہے۔ عام عورتوں کے حقوق سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہے!!

انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں نے چند روز پہلے امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ کولن پاول سے ملاقات کے دوران اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ انہیں اس بات پر کوئی تشویش نہیں کہ امریکہ افغانستان میں آدم کشی کی وحشیانہ کارروائی کر رہا

ہے، ان کی تشویش یہ تھی کہ امریکہ چین، سوڈان اور دیگر ممالک کو بھی ''دہشت گردی'' کے خلاف مہم میں شریک کر رہا ہے۔ ان کا خیال تھا کہ اس طرح ان ممالک میں ہونے والی انسانی حقوق کی پامالیوں کو جواز مل جائے گا۔ کولن پاول نے انہیں یقین دلایا کہ وہ ان ممالک میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر چشم پوشی نہیں کریں گے۔ انسانی حقوق کا یہی وہ امتیازی اور من گھڑت تصور ہے، جس کو جارح امریکہ اور اس کی لے پالک این جی اوز پوری دنیا میں پھیلا رہی ہیں۔

موجودہ افغان جنگ کے ضمن میں سب سے زیادہ افسوسناک کردار اقوام متحدہ کا ہے۔ اقوام متحدہ کا بنیادی مقصد اقوام کے درمیان جنگ کو روکنا ہے، مگر دہشت گردی کے نام پر افغانستان کے خلاف جارحیت کا لائسنس دینے کے لئے اقوام متحدہ نے صرف ایک گھنٹہ میں قرارداد منظور کی، بے گناہ شہریوں پر امریکی طیاروں کی براہ راست بمباری کے باوجود اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل خاموش ہیں۔ اقوام متحدہ جنگی عزائم کی روک تھام کی بجائے ان کو سند جواز عطا کر رہی ہے۔

اقوام متحدہ کے بلند و بالا دفاتر میں بیٹھ کر انسانیت کے خلاف جرائم کی طویل فہرست مرتب کرنے والے دانشوروں میں یہ اخلاقی جرات نہیں ہے کہ وہ افغانستان میں کارپٹ بمباری کے ذریعے شہری آبادیوں کو تباہ کرنے والے امریکہ کے خلاف فرد جرم قائم کر سکیں۔ انسانی حقوق کا چارٹر، یونیورسل اعلامیہ اور دیگر دستاویزات اقوام متحدہ کے ریکارڈ پر اب بھی قائم ہیں مگر ان کی حیثیت اب بے مقصد چیتھڑوں سے زیادہ نہیں ہے۔ افغانستان میں امریکہ کیمیکل ہتھیاروں کا بے دریغ استعمال کر رہا ہے۔ تباہی پھیلانے والے کلسٹر بم پھینک رہا ہے اور تازہ ترین اطلاعات کے مطابق نیوٹران بم پھینکنے کی مکمل تیاری کی جا چکی ہے۔ غرضیکہ انسانیت کے خلاف بدترین جرائم کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ مگر اقوام متحدہ اب بھی سمجھتا ہے کہ امریکہ جو کچھ ریاستی غنڈہ گردی کر رہا ہے، وہ سب دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے ہے۔

انسانی حقوق کے علمبردارو! کچھ تو جواب دو کہ کیا افغان مسلمان نہیں ہیں؟ کیا افغان عورتوں کے حقوق نہیں ہیں؟ کیا افغان بچے بھی دہشت گردی کے ساتھ شریک جرم تھے کہ آج ان پر آتش و آہن کی بارش کی جا رہی ہے؟ انسان دوستی کو آفاقی مذہب کا درجہ دینے والو! سسکتی تڑپتی انسانیت تم سے جواب مانگتی ہے کہ امریکی مظالم کے خلاف تمہارا سکوت انسانیت کے خلاف جرائم میں بالواسطہ اعانت نہیں ہے؟

(از صفحہ ۳۹)

کوئی کچھ کہے، کوئی کچھ سمجھے، امر واقعہ یہ ہے کہ افغانستان کے ۹۰ فی صد علاقہ کو جو امن و سکون اور نظام عدل طالبان نے دیا تھا وہ سارے کا سارا ''جیتنے والوں'' نے غارت کر دیا۔ آج ہر وہ جگہ، جہاں ''جیتنے والوں'' کے قدم جاتے ہیں، وحشت و بربریت کا ثبوت فراہم کر رہی ہے، جس پر خود ''جیتنے والوں'' کا میڈیا بھی گواہی فراہم کر رہا ہے۔

ع ...... مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری!